

## مقاصد شریعت پر لکھی جانے والی تین اردو کتب کا تقابلی جائزہ

### A COMPARATIVE STUDY OF THREE URDU BOOKS WRITTEN ON THE OBJECTIVES OF SHARIA (MAQĀṢID AL-SHARĪ'AH)

**Nabila Sattar**

Lecturer, Government Graduate College (W), Satellite Town Gujranwala. Pakistan

Email: [nabila\\_isl@qcwst.edu.pk](mailto:nabila_isl@qcwst.edu.pk)

**Khalil Ur Rehman**

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Pakistan

Email: [khalilurrehman10110@gmail.com](mailto:khalilurrehman10110@gmail.com)

#### Abstract

This study offers a comparative examination of three significant Urdu works on the Objectives of Sharia (Maqāṣid al-Sharī'ah): *Islam ka Nizam-e-Adl aur Maqasid-e-Shariat* by Maulana Amin Ahsan Islahi, *Maqasid-e-Shariat aur Ijtihad* by Dr. Mahmood Ahmad Ghazi, and *Fiqh Islami aur Maqasid-e-Shariat* by Mufti Taqi Usmani. The research analyzes how each scholar defines, interprets, and applies the concept of Maqāṣid within the broader framework of Islamic law and modern challenges. By exploring their methodologies, thematic emphases, and juristic perspectives, the study identifies both convergences and divergences in their treatment of justice, human welfare, legal reasoning, and the role of ijtihad in contemporary contexts. The analysis also highlights how these authors address the practical implementation of Sharia objectives in modern Muslim societies, particularly in the realms of social ethics, legal reform, and governance. Through this comparative approach, the study not only evaluates the scholarly depth of these works but also reveals the evolving intellectual trends shaping Urdu discourse on Islamic jurisprudence. The findings provide valuable insights for researchers and students seeking a clearer understanding of how Maqāṣid al-Sharī'ah is articulated and contextualized in contemporary Urdu scholarship.

**Keywords:** Maqāṣid al-Sharī'ah, Islamic jurisprudence, comparative study, ijtihad, Urdu scholarship, legal reform

#### تعارف: (Introduction)

مقاصد شریعت اسلامی قانون اور فقہی اصولوں کا وہ بنیادی و مرکزی تصور ہے جس کے ذریعے شریعت کے احکام کے پس منظر میں موجود حکمت، مصلحت اور تقاضائے عدل کو سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی فقہ کی تعبیر و تفہیم میں مقاصد شریعت کی اہمیت ہمیشہ سے مسلم رہی ہے، تاہم جدید دور میں اس کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ نمایاں ہو چکی ہے۔ عصر حاضر کے بدلتے ہوئے معاشرتی، سماجی، سیاسی اور قانونی حالات نے فقہاء اور مفکرین کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ نصوص شریعت کی تشریح میں مقاصدِ زاویہ نگاہ کو زیادہ مؤثر اور واضح انداز میں پیش کریں۔ اردو زبان میں بھی متعدد اہل علم نے اس موضوع پر قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، جن میں خصوصاً مولانا امین احسن اصلاحی کی کتاب اسلام کا

نظام عدل اور مقاصد شریعت، ڈاکٹر محمود احمد غازی کی مقاصد شریعت اور اجتہاد، اور مفتی تقی عثمانی کی فقہ اسلامی اور مقاصد شریعت خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔<sup>1</sup>

یہ تینوں کتابیں نہ صرف علمی و فقہی روایت کی نمائندہ ہیں بلکہ معاصر تقاضوں کے مطابق اجتہادی بصیرت بھی فراہم کرتی ہیں۔ ان مصنفین نے اپنے اپنے اسلوب میں مقاصد شریعت کی تعریف، اصولی بنیادیں، فقہی اطلاقات، اور عملی پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ موجودہ تحقیق میں ان تینوں کتب کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ ہر مصنف نے مقاصد شریعت کی تعبیر میں کن اصولوں کو بنیاد بنایا، اور ان کے ہاں فکر و منہج کا باہمی تقابل کیا نتائج سامنے لاتا ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف علمی سطح پر مفید ہو گا بلکہ عصر حاضر کے مسائل میں شرعی رہنمائی کے لیے بھی ایک راہنما کردار ادا کرے گا۔

### مقاصد شریعت: مفہوم، تاریخ اور تدریجی ارتقاء

اسلامی شریعت محض ظاہری احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک جامع و ہمہ جہت نظام حیات ہے جو انسان کی دنیوی و اخروی بھلائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ اس نظام کے پس منظر میں جو حکمتیں اور مصالح کار فرما ہیں انہیں اسلامی علمی روایت میں "مقاصد شریعت" کہا جاتا ہے۔ لفظ "مقاصد" قصد سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم ارادہ، قصد، غایت اور مطلوب ہے۔ یوں مقاصد شریعت سے مراد وہ بلند تر حکمتیں اور بنیادی اصول ہیں جن کے پیش نظر شریعت کے احکام وضع کیے گئے۔ ان میں انسان کی جان، دین، عقل، نسل اور مال کا تحفظ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ان مقاصد کی فہرست میں وقت کے ساتھ ساتھ اخلاقی، معاشرتی اور تمدنی پہلو بھی شامل ہوتے گئے اور یوں مقاصد کا دائرہ محض پانچ بنیادی ضروریات تک محدود نہ رہا بلکہ حاجیات و تحسینات تک وسیع ہو گیا۔

﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾<sup>2</sup>

"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے سختی نہیں چاہتا"

اسی طرح شریعت کے قیام عدل کے مقصد کی صراحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾<sup>3</sup>

"بے شک اللہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور احسان کا بھی۔"

مقاصد شریعت کا فکری ارتقاء اسلامی فکر کی تاریخ میں ایک طویل علمی سفر ہے۔ اگرچہ قرآن و سنت میں احکام کے پس پشت حکمتوں کا ذکر موجود ہے، مگر مقاصد کی باقاعدہ اور منظم تدوین کا آغاز ابتدائی دور سے آگے بڑھتے ہوئے امام شاطبی کے عہد میں مکمل صورت اختیار کرتا ہے۔ قرآن مجید میں دین کے قیام، عدل کی ترویج، تزکیہ نفس، اور انسانی بہبود جیسے موضوعات بار بار آئے ہیں، جو اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ احکام کا مقصد محض جزئیات کی پابندی نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاقی و انسانی اصولوں کی تکمیل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی متعدد

احادیث میں بھی اس امر کی وضاحت ملتی ہے کہ شریعت کی بنیاد آسانی، اعتدال اور مصلحت پر ہے۔ لہذا مقاصد کا تصور دین کے نصوص سے گہری وابستگی رکھتا ہے۔ انسانی جان کے تحفظ، معاشرتی توازن اور امن کے قیام کے حوالے سے قرآن مجید میں ایک اور اصولی بنیاد یوں بیان کی گئی ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾<sup>4</sup>

"اور اس جان کو قتل مت کرو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہے، مگر حق کے ساتھ"

مقاصد شریعت کا محور انسان کی فلاح اور معاشرتی نظم کا قیام ہے جس کا ایک نمایاں اصول قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾<sup>5</sup>

"اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی"

فقہاء کے نزدیک احکام کی علت اور حکمت پر گفتگو ابتدا ہی سے موجود رہی، مگر اسے ایک باقاعدہ علم کی حیثیت امام الجوبینی، امام الغزالی، فخر الدین رازی اور ابن تیمیہ کے ادوار میں مزید ترقی ملی۔ امام الغزالی نے مصالح شرعیہ کو ضروریات، حاجیات اور تحسینات کی تین سطحوں میں تقسیم کیا۔ ان کے نزدیک انسانی بھلائی کی تکمیل ان درجات کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ امام شاطبی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”الموافقات“ میں مقاصد شریعت کو ایک مستقل علمی بنیاد فراہم کی۔ ان کے نزدیک شریعت کے تمام احکام کا مقصد بندوں کی مصلحت اور انسانی تہذیب کی بقا ہے۔ اس کے بعد علامہ ابن عاشور نے مقاصد کے تصور کو جدیدیت کے پس منظر میں از سر نو مرتب کیا، جبکہ معاصر دور میں یوسف القرضاوی، طاہر بن عاشور، احمد الریسونی اور دیگر علماء نے اس موضوع کو نئے علمی مہیا جات سے ہم آہنگ کرنے پر محنت کی۔ مقاصد شریعت ایک ایسی فکری روایت ہے جو نصوص شریعت سے مربوط بھی ہے اور انسانی سماج کی ضروریات سے ہم آہنگ بھی۔ اس کی تطبیق اور تشریح ہر دور میں نئے سوالات کے ساتھ نئی شکل اختیار کرتی رہی ہے، اور موجودہ علمی رجحانات میں اسے قانون سازی، اجتہاد، اخلاقیات اور معاشرتی علوم کے بنیادی اصول کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

### مقاصد شریعت کا عالمی و برصغیری علمی ارتقاء

عالمی سطح پر مقاصد شریعت پر ہونے والا کام وسطی و مشرقی اسلامی دنیا میں زیادہ نمایاں رہا ہے۔ امام شاطبی کے بعد شمالی افریقہ کے علماء نے اس موضوع کو وسیع فکری بنیاد فراہم کی۔ بیسویں صدی میں تونس، مراکش، مصر اور قطر جیسے ممالک میں عملی فقہ اور قانون سازی کے مباحث میں مقاصد کے اصولوں کو بنیادی اہمیت ملی۔ جدید قومی ریاستوں کے قیام کے ساتھ شریعت کی تعبیر و تنفیذ کے نئے تقاضے سامنے آئے جن میں مقاصد کا تصور ایک پُل کا کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ طاہر بن عاشور نے شریعت کے اعلیٰ اخلاقی تصورات کو بنیاد بناتے ہوئے کہا کہ مقاصد کا علم اگرچہ قدیم ہے مگر اسے جدید سیاق میں از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾<sup>6</sup>

"یہ کتاب ہم نے آپ پر اس لیے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیں"

یہ آیت بتاتی ہے کہ شریعت کا مقصد ظلم، جہالت اور فتنہ سے انسان کو نکال کر ہدایت، علم اور فلاح کی طرف لانا ہے۔ یہی بنیادی اصول بعد میں امام غزالی، شاطبی، اور ابن عاشور جیسے علما کے مقاصدی نظریات کی بنیاد بنا۔ عصر حاضر میں یوسف القرضاوی، احمد الریسونی، سلمان البوطی، اور محمد الیعقوبی جیسے علماء نے مقاصدی فکر کو قانونی، معاشی، اخلاقی اور ریاستی نظامات کے ساتھ مربوط کیا۔ فقہی کونسلوں اور اسلامی قانون سازی کے اداروں میں بھی مقاصد کو بنیاد بنایا گیا۔ بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی نے متعدد قراردادوں میں مقاصد کے اصول کو اجتہاد کا محور قرار دیا۔ جدید مالیاتی نظام، بائیو آئیٹھکس، خاندانی قانون اور بین الاقوامی تعلقات کے مسائل میں مقاصدی فکر بہت اہمیت اختیار کر چکی ہے۔

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾<sup>7</sup>

"ہم نے اپنے رسول واضح دلائل کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"

شریعت کا مقصد "قیامِ عدل" ہے جو مقاصدی فکر کا سب سے اہم اصول ہے۔ شمالی افریقہ کی جدید فقہی تحریکوں نے (تونس و مراکش وغیرہ) اسی اصول پر قانون سازی کا نیا منہج وضع کیا۔ برصغیر میں یہ روایت نسبتاً مختلف انداز میں پروان چڑھی۔ یہاں فقہ حنفی کے مدرسے کی مضبوط روایت میں علت، قیاس اور مصالح کا تصور موجود تھا تاہم مقاصد کی باقاعدہ تدوین نسبتاً کم ہوئی۔ اس کے باوجود شاہ ولی اللہ دہلوی نے مقاصدِ شریعت کے مفہوم کو نہایت جامع انداز میں پیش کیا۔ ان کی "حجۃ اللہ البالغہ" مقاصد کے باب میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے احکام کی علتوں کو انسان کے نفسیاتی، معاشرتی اور معاشی نظام سے مربوط کیا اور یوں جدید دور کی مقاصدی فکر کے لیے زمین ہموار کی۔

برصغیر کے معاصر علماء میں مولانا امین احسن اصلاحی، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور مفتی محمد تقی عثمانی نے اس موضوع پر گہرا علمی کام کیا ہے۔ ان تینوں نے مختلف علمی پس منظروں سے مقاصد کے موضوع کو سمجھا: اصلاحی صاحب نے قرآن کی حکمت اور عدل کے اصول کی روشنی میں مقاصد کو سمجھا، غازی صاحب نے اسے جدید ریاستی قانون، فقہ اور اصولِ اجتہاد میں برتا، جبکہ مفتی محمد تقی عثمانی نے روایتی فقہ اور جدید تقاضوں کے درمیان توازن پیدا کرتے ہوئے مقاصد کے اصولوں کو مذہبی قانون میں استعمال کیا۔

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا... يُزَكِّيهِمْ﴾<sup>8</sup>

"وہی ہے جس نے اُمیوں میں ایک رسول بھیجا... جو ان کا تزکیہ کرتا ہے"

تزکیہ اور اخلاقی تربیت مقاصدِ شریعت کا وہ پہلو ہے جسے شمالی افریقہ اور برصغیر کے علماء خاص طور پر شاہ ولی اللہ اور امین احسن اصلاحی نے اپنی علمی روایت میں مرکزی حیثیت دی۔

### مقاصدِ شریعت کے بنیادی ارکان اور اصول

مقاصد کے بنیادی ارکان میں:

- ضروریات
- حاجیات
- تحسینیات

یہ تقسیم امام غزالی اور شاطبی کے ہاں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ ضروریات وہ ہیں جن کی غیر موجودگی میں انسانی زندگی اور نظام برباد ہو جائے۔ ان میں پانچ بنیادی مقاصد شامل ہیں: دین کا تحفظ، جان کا تحفظ، عقل کا تحفظ، نسل کا تحفظ اور مال کا تحفظ۔ حاجیات وہ امور ہیں جن کے نہ ہونے سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں مگر بنیادی نظام قائم رہتا ہے۔ جبکہ تحسینیات وہ پہلو ہیں جو معاشرتی تہذیب و اخلاق کو مکمل کرتے ہیں۔ یہ تینوں درجے مجموعی طور پر اُس فطری اور الہی حکمت کی نمائندگی کرتے ہیں جو شریعت کے ہر حکم میں کار فرما ہے۔ مقاصد کے اصول میں: عدل، رحمت، حکمت، سہولت، توازن، اور انسانی تکریم سب سے بنیادی ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں فقہی اجتہاد، قانون سازی اور اخلاقی رہنمائی ممکن ہوتی ہے۔ جدید فقہی علوم میں مقاصد کو صرف ایک اصولی تصور نہیں بلکہ فیصلہ سازی کے فریم ورک کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو نصوص کی تعبیر، مسئلہ فہمی اور عملی اطلاق میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ:

"يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَسِّتُوا وَلَا تُنْقِرُوا"<sup>9</sup>

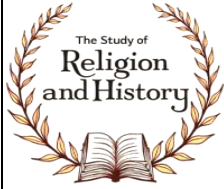
”آسانی کرو، سختی نہ کرو؛ خوشخبری دو، اور لوگوں کو بھڑکانے یا دور کرنے والے انداز سے کام نہ

لو“

یہ حدیث فقہی اجتہاد اور قانون سازی میں ”سہولت“ اور ”انسیت“ کے اصول کی تقویت دیتی ہے۔ اسی طرح ایک مختصر مگر اہم حدیث میں آیا ہے:

"لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"<sup>10</sup>

”نقصان نہیں اور نقصاندہی بھی نہیں“



### مولانا امین احسن اصلاحی: فکری منہج، اصول تفسیر و حکمت

مولانا امین احسن اصلاحی بر صغیر کے معروف مفکر، مفسر اور ماہر حکمت ہیں۔ ان کی شخصیت علمی دیانت، فکری گہرائی اور مستقل مزاجی کا نمونہ ہے۔ انہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ قرآن کے تدبر اور اس کے اصلاحی پیغام کی ترویج میں صرف کیا۔ مولانا اصلاحی بنیادی طور پر شاہ ولی اللہ کی حکمت، حمید الدین فراہی کے مدرسہ فکر اور قرآن مجید کی داخلی انسجامیت کے نظریے سے متاثر تھے۔ ان کی تفسیر ”تدبر قرآن“ میں یہ فلسفہ واضح نظر آتا ہے۔

”اسلام زندگی کے ہر شعبے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے؛ کسی بھی موضوع پر اس نے تشکی نہ

چھوڑی ہے اور ہر باب میں اصولی اور جامع رہنمائی پیش کی ہے۔“<sup>11</sup>

ان کے نزدیک مقاصد شریعت کی اساس عدل اجتماعی اور انسانی اخلاق ہے۔ ”اسلام کا نظام عدل اور مقاصد شریعت“ میں انہوں نے واضح کیا کہ شریعت کا بنیادی مقصد ایک ایسا اخلاقی اور سماجی نظام قائم کرنا ہے جس میں انسان آزادی، وقار اور امن کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ ان کے فکری منہاج میں نصوص کی باہمی ہم آہنگی، قرآنی نظام اخلاق اور انسانی فطرت کے اصولیں مرکزی اہمیت رکھتی ہیں۔

”قرآن فقط کلمات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک منظم اور مربوط خطاب ہے، اور اس کی حقیقت کو سمجھنے

کے لیے ہمیں اس کے اندرونی نظم پر غور کرنا چاہیے۔“<sup>12</sup>

اصلاحی صاحب کے نزدیک شریعت کے ہر حکم کے پیچھے ایک واضح حکمت کار فرما ہے۔ وہ اجتہاد کو مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک عدل محض قانونی تصور نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر مقصود ہے جس پر فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست کا پورا نظام قائم ہے۔ یہی تصور ان کے ہاں مقاصد شریعت کی تفہیم کا محور ہے۔

### ڈاکٹر محمود احمد غازی: فقہی و قانونی پس منظر، اصول اجتہاد

ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنے دور کے ایک عظیم مفکر، محقق، ماہر قانون اور اسلامی تہذیب کے بلند پایہ اسکالر تھے۔ ان کی فکر میں فقہ اسلامی، قانون بین الاقوام، جدید ریاستی نظریات، اصول اجتہاد اور قانون سازی کے تقاضوں کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ انہوں نے اسلامی نظریاتی کونسل، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور وزارت مذہبی امور میں اہم کردار ادا کیا۔

”اجتہاد صرف اصولی بحث نہیں بلکہ عملی ضرورت ہے؛ فقہ کا حقیقی مقصد انسانی زندگی کی

پیچیدگیوں میں رہنمائی فراہم کرنا اور دین کو زمان و مکان کے تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنا

ہے۔“<sup>13</sup>

ان کی کتاب ”مقاصد شریعت اور اجتہاد“ میں انہوں نے جدید ریاستی ڈھانچے، قانون سازی، انسانی حقوق، بین الاقوامی تعلقات اور اقتصادیات کے تناظر میں مقاصد کے اصولوں کی اہمیت واضح کی۔ ان کے نزدیک اجتہاد محض فقیہ کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کی اعلیٰ حکمتوں تک رسائی کا منظم طریقہ ہے۔ وہ مقاصد کو ایک فکری پل قرار دیتے ہیں جو نصوص اور جدید انسانی مسائل کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

”اصول اجتہاد کا مقصد صرف نئے فتوے صادر کرنا نہیں بلکہ شریعت کی اعلیٰ حکمتوں اور مقاصد کی روشنی میں اجتماعی اور فردی مصلحت کو برقرار رکھنا ہے۔“<sup>14</sup>

غازی صاحب کے فکری پس منظر پر اسلامی قانون کا اثر سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے فقہ کی تدوینی تاریخ، بین الاقوامی قانون، تاریخ تمدن، مغربی فلسفہ، اور معاصر قانونی تقاضوں کا گہرا مطالعہ کیا۔ ان کے نزدیک مقاصد کے بغیر نہ اجتہاد مکمل ہے اور نہ قانون سازی با مقصد۔

### مفتی تقی عثمانی: فقہ و اصول فقہ کا منہاج، تجربات و علمی خدمات

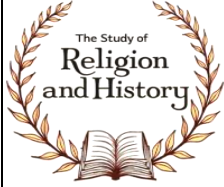
مفتی محمد تقی عثمانی عصر حاضر کے معروف فقیہ، محدث، اصولی اور عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی نظام کے سب سے بڑے ماہر مانے جاتے ہیں۔ انہوں نے دارالعلوم کراچی اور عالمی فقہی اداروں میں خدمات انجام دیں۔ ان کی فقہی بصیرت، اعتدال پسندی اور نصوص سے مضبوط وابستگی انہیں معاصر علماء میں نمایاں مقام عطا کرتی ہے۔

”فقہ صرف تاریخی معاملات تک محدود نہیں، بلکہ اس کا مقصد ہر دور اور ہر معاشرتی ضرورت کے مطابق اصولی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ عصری مسائل کی تشریح میں نصوص کے روح اور مقاصد کو مد نظر رکھنا لازم ہے۔“<sup>15</sup>

”فقہ اسلامی اور مقاصد شریعت“ میں انہوں نے واضح کیا کہ مقاصد شریعت کا تصور فقہ اسلامی کا بنیادی ماخذ ہے مگر یہ اصول نصوص سے ماورا نہیں جاسکتا۔ ان کے نزدیک مقاصد نہ صرف احکام کا محرک ہیں بلکہ اجتہاد کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ وہ علت شرعیہ، قیاس، استحسان اور مصالح کے اصولوں کو فقہ کے روایتی ماخذ کے طور پر دیکھتے ہوئے مقاصد کو ان کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔

”علماء کی ذمہ داری ہے کہ فقہی علوم کی تحقیق، تدریس اور تصنیف کے ذریعے آئندہ نسلوں کے لیے علم کا نظام قائم کریں تاکہ فقہ کے اصول اور مقاصد زندگی کے ہر شعبے میں مؤثر رہیں۔“<sup>16</sup>

ان کا منہج اعتدال پر مبنی ہے جس میں نئی ضرورتوں کا ادراک بھی شامل ہے اور نصوص کی حرمت کا احترام بھی۔ انہوں نے اسلاک فنانس، خاندانی قوانین، ریاستی معاملات اور فقہ الاقلیات جیسے موضوعات میں مقاصدی اصولوں سے بھرپور رہنمائی فراہم کی۔ ان کی خدمات عالمی سطح پر مسلم ممالک میں قانون سازی اور فقہی فیصلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔



### اسلام کا نظام عدل اور مقاصد شریعت: مولانا امین احسن اصلاحی

یہ کتاب بنیادی طور پر شریعت کے مقصدِ عدل کی تفہیم پر مبنی ہے۔ مولانا اصلاحی نے شریعت کو ایک منظم اخلاقی و سماجی نظام کے طور پر پیش کیا جس کا سب سے بڑا مقصد عدل کا قیام ہے۔ انہوں نے قرآن کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ انسانی معاشرے کی اصلاح اسی وقت ممکن ہے جب عدل فرد اور ریاست دونوں کے فیصلوں میں بنیادی قدر ہو۔ کتاب کے ابواب میں عدل کے مفہوم، اسلامی معاشرت میں حقوق و فرائض، معاشی نظم، اور اخلاقی اصولوں پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس کا اسلوب قرآنی تفسیر، حکمت اور اجتماعی اخلاقیات کا امتزاج ہے۔

### مقاصد شریعت اور اجتہاد: ڈاکٹر محمود احمد غازی

یہ کتاب معاصر قانونی مباحث میں مقاصد شریعت کی حیثیت کو واضح کرتی ہے۔ غازی صاحب نے مقاصد کے تاریخی ارتقاء، ان کی اصولی بنیادوں اور جدید دور میں قانون سازی کے چیلنجوں پر بھرپور بحث کی ہے۔ کتاب میں اجتہاد کی اقسام، فقہی فتاویٰ، ریاستی قانون اور جدید دنیا کے قانونی اداروں کا تجزیہ شامل ہے۔ اس کا اسلوب فکری، قانونی، اور تجزیاتی ہے اور یہ جدید ریاستی ڈھانچے کے اندر مقاصد کے اطلاق کو سمجھنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔

### فقہ اسلامی اور مقاصد شریعت: مفتی تقی عثمانی

مفتی عثمانی کی یہ کتاب مقاصد شریعت کی کلاسیکی تعبیر پر مبنی ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ فقہاء قدیم نے مقاصد پر براہ راست مستقل عنوانات نہ سہی مگر فقہی اصولوں میں اس کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ کتاب میں مقاصد اور علل شرعیہ، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، اور اجتہاد کے دیگر اصولوں پر مفصل مباحث ملتے ہیں۔ اس کا اسلوب فقہی، دلائل سے بھرپور اور عملی فقہی مسائل سے متعلق ہے۔

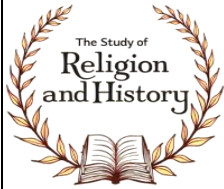
### کتب کے درمیان مشترک اور منفرد پہلو

#### مشترک پہلو:

- تینوں مصنفین مقاصد کو شریعت کا بنیادی جز قرار دیتے ہیں۔
- تینوں کے نزدیک اجتہاد کے بغیر شریعت کی عملی تعبیر ممکن نہیں۔
- تینوں نے نصوص اور انسانی معاشرت کے درمیان توازن پیدا کرنے کی کوشش کی۔

#### منفرد پہلو:

- اصلاحی صاحب کا زاویہ قرآن کی حکمت اور عدل پر مرکوز ہے۔
- غازی صاحب کا زاویہ جدید قانونی نظام اور ریاستی اجتہاد ہے۔

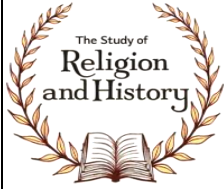


• مفتی تقی عثمانی کا زاویہ کلاسیکی اصول فقہ اور عملی فقہ ہے۔

مقاصد شریعت اسلامی قانونی فکر کا وہ بنیادی پہلو ہے جو احکام کے پس منظر میں موجود حکمت، مصلحت اور عملی اثرات کو واضح کرتا ہے۔ بر صغیر کے علمی حلقوں میں مقاصد شریعت پر مستقل اور معیاری علمی کام بہت کم ہوا ہے۔ تاہم مذکورہ تین مصنفین نے اس موضوع کو اصولی، فقہی، قانونی اور عصری تناظر میں مدلل بنیادیں فراہم کی ہیں۔ ان تینوں کتب کا تقابلی جائزہ مقاصد شریعت کے فکری ارتقاء اور اس کے عملی نفاذ کے مختلف زاویوں کو واضح کرتا ہے۔

| پہلو          | اصلاحی            | ڈاکٹر غازی               | مفتی تقی عثمانی           |
|---------------|-------------------|--------------------------|---------------------------|
| اسلوب         | تفسیری و اخلاقی   | اصولی و قانونی           | فقہی و تطبیقی             |
| مرکزی تصور    | عدل = مقصدِ اعلیٰ | مقاصد = اساسِ اجتہاد     | ضروریاتِ خمس؛ فقہی اطلاق  |
| دلائل کا منبع | قرآن کا نظم       | اصولِ فقہ + قانون        | فقہی وراثت + معاصر فتاویٰ |
| اجتہاد        | محدود ذکر         | بنیادی موضوع             | احتیاط کے ساتھ اجتہاد     |
| معاصر تناظر   | سماجی عدل         | قانون، ریاست، عالمی نظام | بینکاری و فقہی مسائل      |
| علمی نوعیت    | فکری / تفسیری     | نظریاتی / اصولی          | عملی / فقہی               |

مولانا امین احسن اصلاحی کا بنیادی منہج تدبر قرآن اور اس کے نظم کے فہم سے جڑا ہوا ہے۔ وہ مقاصد شریعت کو کسی فلسفیانہ اصول یا فقہی تجزیے کے بجائے براہ راست قرآن کے اخلاقی اور عدالتی پیغام سے اخذ کرتے ہیں اسی لیے ان کی تحریر میں تفسیری ذوق، ادبی رنگ اور گہرا استدلال نمایاں ہوتا ہے۔ اصلاحی صاحب ائمہ مقاصد جیسے شافعی، غزالی یا شاطبی کے حوالے کم دیتے ہیں اور زیادہ زور قرآن مجید کے نصوص سے مقاصد کے استخراج پر رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک شریعت کا اصل مرکز عدل ہے جو توازن، مساوات، حقوق و فرائض کی ہم آہنگی اور سماجی نظم جیسے وسیع مفہیم کا حامل ہے۔ اسی عدل کے گرد حفظِ دین، نفس، مال، عقل اور نسل کے تمام مقاصد باہم مربوط نظر آتے ہیں اور شریعت کا پورا ڈھانچہ ایک ہم آہنگ اصول کے ماتحت دکھائی دیتا ہے۔ ان کی تحریر کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ وہ شریعت کی حکمتوں کو بلا واسطہ



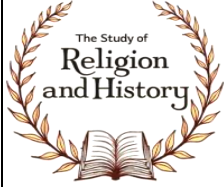
آیات قرآنی سے ثابت کرتے ہیں اور اخلاقی و سماجی عدل کو بنیادی بنیاد بناتے ہیں۔ ان کی تعبیرات سادہ ضرور ہیں مگر فکری گہرائی پائی جاتی ہے۔ تاہم اصلاحی صاحب کے ہاں فقہی اصولوں کی تفصیل اور اجتہاد کے عملی میکانزم پر گفتگو نسبتاً کم ہے جس کے باعث ان کا کام زیادہ نظری و اخلاقی رنگ رکھتا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی شخصیت اصول فقہ، قانون اور تہذیبی مباحث کے گہرے ادراک کی حامل تھی جس کا عکس ان کی اس کتاب میں نمایاں نظر آتا ہے۔ کتاب کا اسلوب محاضراتی ہونے کے باوجود منقح، جامع اور علمی وقار لیے ہوئے ہے جس میں مشکل مباحث کو بھی نہایت سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر غازی کا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ اجتہاد کی صحیح سمت اور حدود کا تعین مقاصد شریعت ہی کرتے ہیں اور اسی لیے وہ مقاصد کو قطعی و کلی اور ظنی و جزوی دائروں میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ اجتہاد کی بنیادیں واضح رہیں۔ کتاب میں شاطبی اور ابن عاشور جیسے ائمہ مقاصد کے افکار کو عصری تناظر میں جوڑتے ہوئے قانون، ریاست، معیشت اور بین الاقوامی تعلقات میں مقاصد شریعت کی ضرورت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ ان کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے کلاسیکی اصول فقہ کو جدید قانونی نظریات کے ساتھ ہم آہنگ کیا اور اجتہاد کے عملی پہلوؤں میں اعتدال پیش کیا۔ اگرچہ کتاب مختصر ہونے کے باعث بعض مباحث مزید تفصیل چاہتے ہیں اور چند مقامات پر بحث تجریدی احساس دیتی ہے مگر مجموعی طور پر یہ کتاب مقاصدی فکر اور اجتہاد کے تعلق کو نہایت علمی جامعیت کے ساتھ واضح کرتی ہے۔

مفتی تقی عثمانی کی علمی حیثیت فقہ اور اصول فقہ کے عملی اطلاقات میں مسلم ہے اس لیے ان کی کتاب میں مقاصد شریعت کا بیان عمومی نظری بحث سے زیادہ عملی و فقہی رنگ لیے ہوئے ہے۔ وہ مقاصد کو فقہائے امت کے منہج کے مطابق ”ضروریات خمس“ کے دائرے میں بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی حاجیات و تحسینات کی وضاحت کر کے شریعت کی تہہ در تہہ حکمتوں کو سمجھاتے ہیں۔ ان کی تحریر میں مثالیں زیادہ تر فقہی فتاویٰ، مالیاتی قوانین اور اسلامی بینکاری کے عملی نمونوں سے لی گئی ہیں جن کے ذریعے وہ ثابت کرتے ہیں کہ معاصر مالیاتی نظام میں مقاصد شریعت کیسے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ بدعات، مصالح مرسلہ، سد الذرائع اور عرف جیسے اصولوں کو بھی وہ مقاصدی تناظر میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ اجتہاد میں احتیاط اور اتباع سنت کو لازمی شرط قرار دیتے ہیں۔ کتاب کی اہم خوبی یہ ہے کہ فقہ اسلامی کے عملی میدانوں میں مقاصد کے اطلاق کی واضح مثالیں سامنے آتی ہیں اور کلاسیکی فقہاء کے اقتباسات سے استدلال مضبوط ہو جاتا ہے۔ البتہ فلسفیانہ یا نظری پہلو نسبتاً محدود ہیں اور جدید قانون سازی کے مسائل پر بحث کم ملتی ہے کیونکہ کتاب کا مرکزی زور عملی فقہ اور اس کے اطلاقات پر ہے۔

### حاصل مطالعہ و تقابل

برصغیر میں مقاصد شریعت کے موضوع پر جن اہل علم نے منفرد اور مضبوط علمی بنیادیں فراہم کیں ان میں مولانا امین احسن اصلاحی، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور مفتی تقی عثمانی کا شمار نمایاں ہے۔ ان تینوں مفکرین کی تحریریں اپنے منافع، استدلال اور علمی ذوق کے اعتبار سے ایک



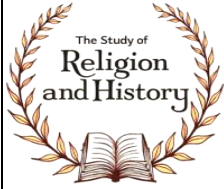
دوسرے سے مختلف ضرور ہیں مگر مجموعی طور پر یہ شریعت کے مقاصد کے نظری، فقہی اور عملی پہلوؤں کو ایک جامع فکری تصویر کی صورت میں پیش کرتی ہیں۔

مولانا اصلاحی کا نقطہ نظر تدبر قرآن کے گہرے شعور سے جنم لیتا ہے۔ وہ مقاصد شریعت کو کسی اصولی یا فلسفیانہ نظام کے بجائے قرآن کے اخلاقی اور عدالتی تانے بانے سے براہ راست اخذ کرتے ہیں۔ ان کی تحریر کا مرکز عدل ہے، جسے وہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا جامع اور اعلیٰ مقصد قرار دیتے ہیں اور اسی کے تحت ضروریات خمس سمیت تمام عملی مقاصد مربوط ہو جاتے ہیں۔ اصلاحی صاحب کا منہج زیادہ تر قرآنی دلائل اور اخلاقی اصولوں پر قائم ہے اسی لیے ان کے یہاں اجتہاد یا فقہی اصولوں کی تفصیل کم مگر اخلاقی معنویت اور فکری گہرائی زیادہ ہے۔ اس کے مقابلے میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی کتاب مقاصد شریعت کو اصول فقہ اور قانونی فکر کے تناظر میں سامنے لاتی ہے۔ ان کا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ اجتہاد کی صحیح سمت اور حدود کا تعین مقاصد شریعت ہی کرتے ہیں۔ وہ مقاصد کو قطعی و کلی اور ظنی و جزوی دائروں میں تقسیم کر کے جدید مسلم معاشروں کے لیے ایک منظم اور متوازن اجتہادی فریم ورک مہیا کرتے ہیں۔ شاطبی اور ابن عاشور جیسے مفکرین کی آرا سے استفادہ کرتے ہوئے وہ یہ واضح کرتے ہیں کہ جدید ریاست، معیشت، عالمی نظام اور قانون سازی میں مقاصد فکری طرح ناگزیر ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر غازی کا اسلوب علمی ہونے کے ساتھ ساتھ سادہ بھی ہے اور وہ کلاسیکی اصول کو عصری قانون کے ساتھ جوڑ کر ایک متوازن فکری خاکہ پیش کرتے ہیں۔

تیسرا زاویہ مفتی تقی عثمانی کی تحریر میں سامنے آتا ہے جو مقاصد شریعت کے فقہی اور عملی اطلاقات سے عبارت ہے۔ وہ مقاصد کو فقہاء کے منہج ضرورت کے مطابق ضروریات خمس، حاجیات اور تحسینات کی صورت میں بیان کرتے ہیں اور پھر انہیں عملی شعبوں خصوصاً اسلامی مالیات، بینکاری، عقود اور فقہی فتاویٰ میں بروئے کار لاتے ہیں۔ ان کے یہاں نظری بحث کم اور اطلاق زیادہ ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مقاصد شریعت صرف اصولی تصورات نہیں بلکہ عملی قانون سازی، مالیاتی نظم، معاشرتی مسائل اور جدید چیلنجز میں براہ راست رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان کی تحریر کی قوت یہ ہے کہ وہ کلاسیکی فقہاء کی نصوص سے مضبوط استدلال کرتے ہوئے مقاصد اصولوں کو عملی زندگی سے جوڑتے ہیں۔

## حاصل تحقیق

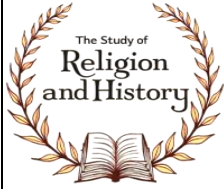
اس تحقیق کے مجموعی تجزیے سے واضح ہوا کہ مقاصد شریعت کے بارے میں اردو علمی دنیا میں تینوں منتخب مصنفین یعنی مولانا امین احسن اصلاحی، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور مفتی محمد تقی عثمانی اگرچہ ایک ہی بنیادی تصور یعنی شریعت کی حکمت اور اس کے اعلیٰ مقاصد کے بیان پر



متفق نظر آتے ہیں لیکن ان کے فکری رجحانات اور منہاج تحقیق میں نمایاں امتیازات بھی موجود ہیں۔ مولانا اصلاحی کا زاویہ نظر قرآنی تدبر اور نظام عدل کے اصول کی اساس پر قائم ہے۔ ان کے نزدیک شریعت کا مقصود انسانی زندگی میں توازن، اعتدال اور معاشرتی عدل کی بحالی ہے اور اسی عدل اجتماعی کی توضیح کے لیے وہ قرآنی نظم، اخلاقی تزکیہ اور اجتماعی اصلاح کو بنیادی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر محمود احمد غازی کا منہاج زیادہ وسعت، معاصر فکری صورت حال کے ادراک اور تہذیبی چیلنجوں کے جواب میں اجتہادی روح کی بحالی پر قائم ہے۔ ان کے ہاں مقاصد شریعت کا تصور اسلامی تہذیب کو عصر حاضر سے ہم آہنگ کرنے، مسلم ریاست کی قانونی تشکیل میں لچک پیدا کرنے اور جدید علمی مباحث میں اسلامی ڈسکورس کی بالادستی ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔ ادھر مفتی تقی عثمانی کا اسلوب فقہی روایات کے تسلسل، اصولی اعتدال اور نصوص کے احترام پر مبنی ہے جہاں مقاصد کو فقہ کے اصول سے متصادم نہیں ہونے دیا جاتا بلکہ اسے فقہی فہم کا بھی حصہ بنایا جاتا ہے تاکہ شریعت کی کلاسیکی تعبیر اور جدید تقاضوں کے درمیان ایک متوازن رشتہ قائم کیا جاسکے۔ ان تینوں زاویوں کے تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اردو مقاصدی لٹریچر میں ایک بڑا اشتراک یہ ہے کہ مقاصد شریعت کو نہ محض فلسفیانہ تصور سمجھا گیا اور نہ محض قانون سازی کا ایک تکنیکی آلہ بلکہ اسے اسلامی زندگی کی جامع تعبیر کا محور قرار دیا گیا ہے۔ ان مصنفین کے ہاں مقاصد شریعت کا بنیادی مقصد انسانی بھلائی، عدل اجتماعی، تزکیہ نفس، حفظ دین اور انسانی معاشرے کو امن اور اخلاقی تطہیر کی راہ پر لے جانے کا شعوری فہم ہے۔ مزید یہ کہ تحقیق نے یہ بھی ثابت کیا کہ تینوں مصنفین نصوص کے احترام، اسلامی روایت کی مرکزیت اور اجتہادی بصیرت کی ضرورت پر متفق ہیں تاہم ان کی علمی ترجیحات، استدلال کے زاویے اور معاصر اطلاق کے پہلو اپنے اپنے مزاج کے مطابق مختلف ہیں۔ یہی تنوع اردو علمی ذخیرے کی قوت بن کر سامنے آتا ہے، جو اس تحقیق کا ایک اہم مشاہدہ ہے۔

### علمی نتائج و مشاہدات

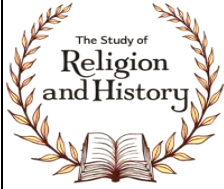
اس پوری تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ اردو زبان میں مقاصد شریعت پر لکھی جانے والی اہم کتب میں فکری تنوع، علمی گہرائی اور عملی اطلاق کا ایسا امتزاج پایا جاتا ہے جو اسلامی فقہ، اصول استنباط اور معاصر قانون سازی کے میدان میں ایک مضبوط فکری بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے ہاں مقاصدی فکر کا محور قرآنی عدل، انسانی زندگی کے مربوط توازن اور اخلاقی اصلاح پر قائم ہے جبکہ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے ہاں یہ فکر معاصر فکری چیلنجز کے جواب، اجتہادی تحریک کی از سر نو تشکیل اور اسلامی تہذیب کی جدید دنیا سے ہم آہنگ تعبیر کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ مفتی تقی عثمانی اس سلسلے میں کلاسیکی فقہی اصول اور جدید ضروریات کے درمیان ایک معتدل، نصوص پر مبنی اور فقہی روایت سے جڑا ہوا منہاج پیش کرتے ہیں جو مقاصدی فکر کے عملی اطلاق میں ایک مضبوط زاویہ فراہم کرتا ہے۔ اس بنیاد پر اہم سفارش یہ ہے کہ اردو علمی اداروں اور دینی جامعات میں مقاصد شریعت کو ایک علیحدہ مستقل مضمون کے طور پر پڑھایا جائے تاکہ طلبہ اس کی نظریاتی اساس، فقہی تطبیق اور عملی افادیت کو زیادہ جامع انداز میں سمجھ سکیں۔ مزید یہ کہ معاصر قانون سازی، فکری مکالمے اور بین



الاقوامی مباحث میں اسلامی ہدایات کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کے لیے مقاصدی فکر کو مضبوط تحقیقی بنیادوں پر فروغ دینا ناگزیر ہے۔ یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ مقاصدِ شریعت پر نئے تحقیقی منصوبے، تقابلی مطالعات اور جدید مضامین تیار کیے جائیں تاکہ اردو لٹریچر میں اس موضوع پر ایک ہمہ گیر علمی روایت قائم ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ضرورت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ اجتہاد، فقہ اور اصولِ فقہ کی تدریس میں مقاصدی اصولوں کو شامل کیا جائے تاکہ آنے والے محققین نصوص اور مقاصد کے درمیان صحیح توازن قائم رکھتے ہوئے معاصر مسائل کا حل پیش کر سکیں۔ مزید برآں یہ بھی سفارش ہے کہ مقاصدِ شریعت پر مبنی علمی مواد کو سرکاری قانون سازی، فقہی بریفنگ، اسلامی بینکاری، اجتماعی اصلاح اور تعلیم کے مختلف شعبوں میں شامل کیا جائے تاکہ یہ فکر معاشرتی سطح پر ایک زندہ اور مؤثر قوت کے طور پر سامنے آئے۔ مجموعی طور پر اس تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ تینوں مصنفین کی پیش کردہ بصیرتیں اردو علمی روایت کے اندر مقاصدی فکر کی طاقت اور اس کی ہمہ گیر افادیت کو بے حد مضبوط کرتی ہیں۔

### سفارشات

- \* مقاصدِ شریعت کو دینی مدارس اور یونیورسٹیوں میں ایک مستقل مضمون کے طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کی نظریاتی و عملی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- \* اجتہاد، اصولِ فقہ اور فقہی تحقیق کے نصاب میں مقاصدی اصولوں کو بقائے باہمی کے ساتھ شامل کیا جائے تاکہ نصوص اور مقاصد کے درمیان متوازن فہم پیدا ہو۔
- \* معاصر قانون سازی میں مقاصدِ شریعت کی روشنی میں اسلامی نقطہ نظر کو مضبوط علمی بنیادوں پر شامل کرنے کے لیے خصوصی تحقیقی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔
- \* مقاصدِ شریعت اور جدید فقہی مسائل کے تقابلی تجزیے پر مشتمل نئے تحقیقی منصوبے شروع کیے جائیں تاکہ معاصر چیلنجز کا بہتر حل سامنے آ سکے۔
- \* اسلامی بینکاری، مالیاتی نظام اور معاشی قانون سازی میں مقاصدی اصولوں کی تطبیق کو مضبوط کیا جائے تاکہ عملی میدان میں اس کے اثرات نمایاں ہوں۔
- \* اردو زبان میں مقاصدِ شریعت پر مزید کتب، درسی مواد اور تحقیقی جرنل شائع کیے جائیں تاکہ علمی ذخیرہ وسعت اختیار کرے۔
- \* بین الاقوامی اسلامی تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون بڑھا کر مقاصدی فکر کو عالمی سطح پر مربوط اور ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی جائے۔
- \* مقاصدِ شریعت کے مطالعے میں سیرتِ نبویؐ، خلفائے راشدین کی عملی حکمتِ عملی اور فقہائے امت کی روایات کو زیادہ گہرائی سے شامل کیا جائے۔



## THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: [3006-3329](#)

ISSN E: [3006-3337](#)

\* جدید معاشرتی، معاشی، عدالتی اور انتظامی مسائل کے حل کے لیے مقاصدِ شریعت پر مبنی پالیسی پیپر تیار کیے جائیں تاکہ ریاستی سطح پر رہنمائی فراہم ہو۔

\* جدید ٹیکنالوجی، جیسے ڈیجیٹل لائبریریاں، آن لائن کورسز اور ای لرننگ پلیٹ فارمز کے ذریعے مقاصدِ شریعت کی تعلیم کو عام کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اور محققین تک رسائی ممکن ہو۔

### References: حوالہ جات

- <sup>1</sup> منہاج الدین مینائی، اسلامی فقہ (لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، 2015ء) ص 287
- <sup>2</sup> البقرہ، 2: 185
- <sup>3</sup> النحل، 16: 90
- <sup>4</sup> الاسراء، 17: 33
- <sup>5</sup> الاسراء، 17: 70
- <sup>6</sup> ابراہیم، 14: 1
- <sup>7</sup> الحدید، 57: 25
- <sup>8</sup> الجمعۃ، 62: 2
- <sup>9</sup> محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب یسر واولا تعسر و، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س-ن)، رقم الحدیث: 6136۔
- <sup>10</sup> مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب التیسیر فی الدین،، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س-ن) رقم الحدیث: 2699۔
- <sup>11</sup> مولانا امین احسن اصلاحی، اسلام کا نظام عدل اور مقاصدِ شریعت (لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، س-ن) ص 45۔
- <sup>12</sup> مولانا امین احسن اصلاحی، اسلام کا نظام عدل اور مقاصدِ شریعت، ص 98
- <sup>13</sup> ڈاکٹر محمود احمد غازی، مقاصدِ شریعت اور اجتہاد: فقہی و قانونی پس منظر (کراچی: فکر اسلامی پبلی کیشنز، س-ن) ص 72۔
- <sup>14</sup> ڈاکٹر محمود احمد غازی، مقاصدِ شریعت اور اجتہاد: فقہی و قانونی پس منظر، ص 106
- <sup>15</sup> مفتی تقی عثمانی، فقہ اسلامی اور مقاصدِ شریعت: تجربات و علمی خدمات (کراچی: دار الفکر، س-ن) ص 88۔
- <sup>16</sup> مفتی تقی عثمانی، فقہ اسلامی اور مقاصدِ شریعت: تجربات و علمی خدمات، ص 63